خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 6 نومبر 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ یعنی تم ہر گز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت طلحہؓ نے اپنا سب سے قیمتی باغ جس کا نام بریحاء تھا آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا کہ یہی میری سب سے پیاری جائیداد ہے۔ اس کے علاوہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ بہت سے صحابہؓ تھے کہ جو جب بھی مالی قربانی کی تحریک ہوتی اس میں پیش پیش رہتے اور اپنا مال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور یہ روشن ستارے آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دَور آیا تو اس دَور میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریکات پر صحابہؓ نے بھی قربانیاں دیں اس لیے کہ آپؑ نے صحابہؓ کو ان قربانیوں کا ادراک عطا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لیے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پروانہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

یہ وہ روح ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش فرمائی۔ آپؑ کے صحابہؓ بھی قربانیوں میں اتنے بڑھ گئے کہ آپؑ کو کہنا پڑا کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے مشکل سے چادر یا پاجامہ میسّر آتا ہے اور اخلاص و وفا اور ارادت اور محبت دیکھ کر طبیعت میں حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔

آپؑ نے جو تبدیلی پیدا فرمائی اس کی کوئی اَور مثال نظر نہیں آتی۔ ہر سال مَیں مختلف واقعات بیان کرتا ہوں کہ کس طرح لوگ اپنی ذاتی ضروریات کو پس پشت ڈال کر قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

آج قربانی کی روح کا ادراک جتنا احمدی کو ہے کسی اَور کو نہیں۔ آج ہمیں ایسی مثالیں جماعت میں نظر آتی ہیں۔ بہت سے ہیں جنہوں نے کبھی خلیفہ وقت کو دیکھا بھی نہیں۔ صرف ایم ٹی اے پر تصویر دیکھ لی یا آواز سن لی مگر اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ دنیا ان لوگوں کو نہیں جانتی یہ لوگ بظاہر کم تعلیم یافتہ ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قربانی پیش کرنے والوں کے واقعات بیان فرمائے۔ اور فرمایا بہت سارے لوگ واقعات لکھتے ہیں کہ ہم مالی قربانیاں کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ دعا کے لیے مجھے بھی لکھتے رہتے ہیں۔ ان قربانیوں کی وجہ سے ان کے بگڑے ہوئے کام سنور جاتے ہیں، بچوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح کے اَور بھی بہت سے واقعات ہیں کہ لوگ اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر قربانیاں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی محبت کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو نوازتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور گذشتہ سال کے کوائف نیز تحریک جدید کے چندے کے اخراجات کا اجمالی خاکہ بیان فرمایا۔ فرمایا کہ اس سال میں جو گزرا ہے تحریک جدید کی مد میں 20.28/ ملین (پاؤنڈز) کی قربانی کی توفیق پائی ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں 7لاکھ 27ہزار پاؤنڈز زیادہ ہیں۔

چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی گزشتہ سال کی نسبت 46ہزار 616 کا اضافہ ہوا ہے۔ بہت سے افریقہ کے ممالک ہیں جن سے چندہ دہندگان کی رپورٹس نہیں آئیں، اس کے باوجود بڑا اچھا اضافہ ہے۔ وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ رابطے بھی نہیں ہوتے جیسا کہ میں نے ایک مثال بھی دی تھی کہ انہوں نے بڑی مشکل سے چندے پہنچائے۔ اسی طرح رپورٹیں پہنچانی بھی مشکل ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں :برطانیہ، جرمنی، امریکہ، کینیڈا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، گھانا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اللہ تعالیٰ یہ رقم مہیا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے جو یہ قربانی کرتے ہیں اور جماعتی کام میں مددگار بن رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر غریب لوگ ہیں یا اوسط درجے کے آمدنی والے لوگ ہیں، لیکن قربانی کا جذبہ ہے۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح لوگ قربانی کر رہے ہیں۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞